

40356 - حج کے مکہ، منیہ، نونہ، عمرہ ک، ادائیگی کے بعد اپنے ملک واپس چلاگے؛ ا توک؛ اس کا حج تمتع ہوگا ؟

سوال

آپ سے گزارش ہے کہ مجھے معلومات فراہم کریں کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کی ادائیگی کر کے واپس اپنے شہر واپس چلے جائیں تو کیا ہمارا حج تمتع ہوگا اور ہم پرقربانی ضروری ہوگی کہ نہیں ؟
آپ کو علم ہونا چاہیے کہ ہم حج مفرد کرنے کی نیت رکھتے ہیں اور ہماری رہائش مدینہ شریف میں ہے ۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

تمتع یعنی حج تمتع کرنے والا وہ شخص ہے جس نے حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھا اور عمرہ سے فارغ ہو کر اسی برس حج کا احرام باندھ لیا ۔

اور حج تمتع کی شرط یہ ہے کہ تمتع کرنے والا عمرہ کرنے کے بعد مکہ سے اپنے شہر اور ملک واپس نہ جائے ، لہذا اگر وہ اپنے شہر یا ملک واپس چلا گیا اور حج مفرد کے لیے واپس آیا تو اس کا یہ حج مفرد ہی ہوگا اور حج تمتع نہیں ، اور نہ ہی اس پرقربانی لازم ہوگی ، کیونکہ اس نے حج کے لیے نیا سفر کیا ہے ، اور اگر یہ حاجی حج تمتع کرنا چاہے تو اسے دوسرے سفر میں میقات سے حج تمتع کا احرام باندھنا ہوگا ۔

لیکن اگر وہ مکہ سے اپنے ملک یا شہر کی بجائے کہیں اور سفر کرتا ہے مثلاً وہ جدہ جائے اور وہاں سے حج کا احرام باندھ کر واپس آئے تو اس کا حج تمتع ہی ہوگا اور اس کا جدہ جانا اس کے تمتع کو باطل نہیں کرتا کیونکہ وہ اپنے اہل و عیال اور اپنے گھر واپس نہیں گیا ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک شخص نے سوال میں عمرہ کیا اور اپنے گھر واپس چلا گیا اور پھر حج کے موقع پر حج مفرد کی نیت سے مکہ واپس آیا تو کیا اس کا حج تمتع ہوگا اور اس پرقربانی واجب ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

جب کسی انسان نے شوال میں عمرہ کیا اور اپنے گھر واپس آگیا اور پھر حج مفرد کے لیے آیا تو جمہور علماء کرام کے نزدیک وہ متمتع نہیں یعنی اس کا حج تمتع نہیں ہوگا ، اور نہ ہی اس پر قربانی ہے ، کیونکہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس گیا تھا اور پھر وہ حج مفرد کی نیت کے ساتھ واپس آیا ۔

عمر اور ان کے بیٹے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی مروی ہے ، اور جمہور علماء کرام کا بھی یہی قول ہے ، اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ متمتع ہوگا ، اور اس پر قربانی بھی ہوگی کیونکہ اس نے حج کے مہینوں میں عمرہ اور حج کو ایک ہی سال میں جمع کیا ہے ۔

لیکن جمہور علماء کرام کہتے ہیں : جب اپنے اہل و عیال کے پاس واپس چلا گیا ، اور ان میں سے بعض کا کہنا ہے کہ : جب وہ قصر کی مسافت جتنا سفر کرے اور پھر وہ حج مفرد کرے تو وہ متمتع نہیں ہوگا ، اور ظاہر یہ ہوتا ہے واللہ اعلم کہ راجح وہ ہے جو عمر اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ، کہ جب وہ اپنے اہل و عیال کے پاس واپس چلا گیا تو وہ متمتع نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر دم ہے ۔

لیکن جو شخص حج کے لیے آیا اور عمرہ ادا کرنے کے بعد وہ جدہ یا طائف میں رہے اور وہاں کا رہائشی بھی نہ ہو پھر وہاں سے ہی وہ حج کا احرام باندھتا ہے تو یہ متمتع ہوگا ، تو اس کا مکہ سے جدہ یا مدینہ یا طائف جانا اسے متمتع ہونے سے نہیں نکالے گا ، اس لیے کہ وہ دونوں (یعنی عمرہ اور حج) کی ادائیگی کے لیے آیا ہے ، اور جدہ یا طائف کسی ضرورت کی بنا پر گیا ہے اور اسی طرح اس کا مدینہ کی زیارت کے لیے جانے میں بھی راجح اور ظاہر یہی ہے کہ اس کے متمتع ہونے میں مانع نہیں ہوگا ، تو اس بنا پر اسے قربانی بھی کرنا ہوگی ، اور وہ عمرہ کی طرح حج کی بھی سعی کرے گا ۔ اھ

دیکھیں : مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (17 / 96) ۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کے فتاویٰ میں یہ بھی ہے کہ :

اور اگر وہ واپسی پر بھی عمرہ کے احرام میں آیا (یعنی اپنے دوسرے سفر میں) اور اس احرام سے حلال ہو گیا پھر حج تک وہیں قیام کیا تو یہ حج تمتع ہوگا ، اور جمہور علماء کے ہاں اسے اس کا پہلا عمرہ متمتع نہیں بنائے گا ، لیکن وہ اپنے آخری عمرہ جس کی ادائیگی کے بعد وہ حج تک مکہ میں ہی مقیم رہا ہے کی بنا پر متمتع ہوگا ۔ اھ

دیکھیں : فتاویٰ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (17 / 98) ۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جب حج تمتع کرنے والا اپنے شہر یا ملک واپس چلا جائے اور اور پھر اپنے شہر سے حج کی نیت سے مکہ جائے تو اس

کاحج مفرد ہوگا ، کیونکہ اس کا حج اور عمرہ کے مابین اپنے اہل و عیال کی پاس واپس آجانے کی بنا پر انقطاع پیدا ہو گیا ہے ، تو اس کا دوسرا سفر کرنا حج کے لیے جدید سفر ہوگا تو اس وقت اس کا حج مفرد ہے ، لہذا اس پر حج تمتع کی قربانی واجب نہیں ہوگی ۔

لیکن اگر اس نے قربانی سے بچنے کے لیے یہ بطور حیلہ کیا تو اس سے قربانی ساقط نہیں ہوگی ، اس لیے کہ واجب کو ساقط کرنے کے لیے حیلہ کرنا اس کے اسقاط کا متقاضی نہیں ، جس طرح کہ حرام چیز پر حیلہ کرنا اس کے حلال ہونے کا متقاضی نہیں ۔

دیکھیں : فتاویٰ ارکان الاسلام صفحہ نمبر (524) ۔

واللہ اعلم .